کتاب الحمام

محمد سلمان غفرلہ

...فہرست...

حمام کا شرعی حکم

حمام سے متعلّق احادیث مبارکہ

حمام سے متعلّق چند فقہی احکام

حمام کا لفظ اور اُس کا معنیٰ:

لفظاً: "حمّام" تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور اِسی کے ہم معنیٰ ایک لفظ "مُسْتَحَمّ" بھی آتا ہے۔ حمّام کا لفظ مذکّر اور مؤنّث دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ "حَمّامِی" اُس شخص کو کہتے ہیں جو حمام کا چلانے والا اور اُس کا منتظم ہو۔

معنیً: لغت میں اِس کا معنیٰ ہر اُس جگہ کے آتے ہیں جہاں گرم پانی سے غسل کیا جاتا ہو۔ الْمَوْضِعُ الَّذِي يُغْتَسَل فِيهِ بِالْحَمِيمِ وَهُوَ الْمَاءُ الْحَارُّ۔ لیکن اب اس کے لئے گرم پانی ہونا شرط نہیں۔ ہر نہانے کی جگہ کو "حمام" کہتے ہیں خواہ وہاں گرم پانی دستیاب ہو یا نہیں۔(الموسوعة الفقهية الكويتية :81/154)

حمام کی قدیم اور جدید شکلیں:

زمانہ قدیم میں حمام کی شکل یہ ہوتی تھی کہ لوگ اُس میں مشترکہ نہایا کرتے تھے، اور عموماً اِس کا انتظام اِس لئے کیا جاتا تھا کہ اگر پانی کہیں دستیاب نہ ہو یا کمیاب ہو تو حمام میں بسہولت مل سکے، سردیوں میں لوگوں کو نہانے کے لئے گرم پانی میسّر آئے، مسافروں کو نہانے اور صفائی ستھرائی حاصل کرنے میں سہولت ہو، لیکن ساتھ ساتھ اِس میں اخلاقی برائیاں بھی تھیں، بایں طور کہ مرد وزن کا اختلاط ہوتا تھا، ستر کے معاملے میں کافی بے اعتدالیاں پائی جاتی تھیں، یہی وجہ ہے کہ حمام سے متعلّق احادیث میں بکثرت اِس بات کا تذکرہ ملتا ہے کہ بغیر اِزار کے ہرگز کوئی حمام میں داخل نہ ہو۔ اب اِسی کی موجودہ شکل "سوئمنگ پولز" ہیں جہاں مشترکہ نہانے کا انتظام ہوتا ہے، اِس کے علاوہ ساحلِ سمندر یا کسی تالاب اور جھیل وغیرہ میں بھی لوگ مشترکہ طور پر نہاتے ہیں، ان سب کو جدید حمام کی شکلیں کہا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

ہمارے زمانہ میں حمام کی ایک شکل یہ ہوتی ہے کہ اُس میں مشترکہ طور پر نہایا نہیں جاتا، بلکہ انفرادی طور پر بعض جگہ خصوصاً حجام کی دوکانوں میں غسل خانے بنے ہوتے ہیں جہاں نہانے کا انتظام ہوتا ہے اور سردیوں میں گرم پانی بھی دستیاب ہوتا ہے، یہ احادیث میں بیان کردہ اُن مشترکہ حمام کی شکل نہیں ہے، لہٰذا اس میں نہاتے ہوئے ستر کھولنا جائز ہے کیونکہ اس میں بے پردگی نہیں پائی جاتی۔ واللہ اعلم۔

حمام کا شرعی حکم

حمام کا حکم:

حمام یا سوئمنگ پولز میں نہانا جائز ہے بشرطیکہ مندرجہ ذیل شرائط کا اچھی طرح لحاظ رکھا جائے۔

پہلی شرط: مرد و زن کا اختلاط نہ ہو۔

مشترکہ حمام اور سوئمنگ پولز میں ایک بڑی خرابی جو بعض مواقع پر دیکھنے میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ مرد اور عورت ایک ساتھ نہاتے ہیں، جو یقیناً ایک کھلی بے حیائی اور بے پردگی ہے۔ایسی جگہوں پر جانا یا وہاں کے حیاء سوز مناظر دیکھنا سب حرام اور ناجائز ہے، ایک مسلمان مرد یا عورت ایسی حیاء سوز حرکت کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

سوچنے کی بات ہے! مرد و زن کا اختلاط تو نماز میں بھی جائز نہیں، جب نماز میں اختلاط جائز نہیں تو نہاتے ہوئے اختلاط جو کہ مرد و زن کے اختلاط کی سب سے بدترین شکل ہے اُس میں بھلا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسے لوگوں کی گواہی بھی قابلِ قبول نہیں جو شادی بیاہ کے موقع پر اختلاطِ مرد و زن کے مرتکب ہوں۔وَأَمَّا إذَا كُنَّ فِي الْحَمَّامِ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ، وَفِي الْأَعْرَاسِ الَّتِي يَمْتَزِجُ فِيهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ، فَلَا يُخْتَلَفُ فِي الْمَذْهَبِ أَنَّ شَهَادَةَ بَعْضِهِنَّ لِبَعْضٍ لَا تُقْبَلُ.(تبصرة الحكام في أصول الأقضية:1/361)

دوسری شرط: ستر کا مکمل اہتمام کیا جائے۔

دوسری شرط جس کا بڑی تاکید کے ساتھ احادیث میں ذکر آیا ہے وہ ستر کا اہتمام ہے، کسی کے سامنے ستر کھول کر نہانا انتہائی قبیح اور مذموم حرکت ہے ، عموماً سوئمنگ پولز میں نہانے والوں میں اِس شرط کا اہتمام نظر نہیں آتا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ برہنہ ہو کر حمام میں داخل نہ ہو۔مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ.(ترمذی:2801)

بے شک اللہ تعالیٰ حیاء دار اور پردہ پوشی کرنے والے ہیں اور شرم وحیاء کو اور ستر پوشی کو پسند کرتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی نہائے تو ستر پوشی کا اہتمام کرے۔إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ.(ابوداؤد:4012)

عموماً تیراکی کے لئے استعمال کیے جانے والے کپڑوں جیسے نیکر وغیرہ میں ستر کے اعضاء مکمل طور پر نہیں چھپتے جس کی وجہ سے کبھی ران کھلی ہوتی ہے، کبھی ناف کے نیچے کا کافی حصہ نظر آرہا ہوتا ہے، کبھی گھٹنے کھلے ہوئے ہوتے ہیں،یہ سب بے ستری کی صورتیں ہیں جو بکثرت سوئمنگ کرنے والوں اور ساحل وغیرہ پر نہانے والوں میں نظر آتی ہیں۔حالآنکہ کسی کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ ہم اپنا ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا :اپنے ستر کو اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ۔ میں نے عرض کیا اگر لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا :اگر ہو سکے کہ تمہارے ستر کو کوئی نہ دیکھے تو ضرور ایسا ہی کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ !اگر کوئی اکیلا ہو تو؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے زیادہ اس کا حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ «احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ:إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ:اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ.(ابوداؤد:4017)

بہت سے لوگ غلط فہمی میں گھٹنوں کو ستر میں داخل نہیں سمجھتے جس کی وجہ سے سوئمنگ اور اسپورٹس وغیرہ کے ڈریس میں گھٹنے چھپانے کا خیال نہیں رکھا جاتا،اسی طرح ایسے لباس پہنے ہوئے لوگوں کو بھی بغیر کسی شرم وحیاء کے کھیلتے اور نہاتے ہوئے دیکھا جاتا ہے،جو یقیناً بے حیائی ہے۔یاد رکھیے……!! گھٹنے بھی ستر میں داخل ہیں،اُسے کسی کے سامنے کھولنا یا کسی کے کُھلے ہوئے گھٹنے دیکھنا جائز نہیں،ذیل کے ارشاداتِ نبوی سے اس کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اپنی ران مت کھولو۔لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ۔(ابوداوٗد:4015)

حضرت جرھد رضی اللہ عنہ جو کہ اصحابِ صفہ میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے ، میری ران برہنہ تھی (کپڑا ہٹا ہوا تھا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ " کیا تم نہیں جانتے کہ ران بھی ستر کا ایک حصہ ہے۔(ابوداوٗد:4014)

ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کی طرف مت دیکھو۔وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ، وَلَا مَيِّتٍ۔(ابوداوٗد:4015)

بے ستری کی ایک صورت یہ بھی بکثرت پائی جاتی ہے کہ نہاتے ہوئے باریک کپڑے استعمال کیے جاتے ہیں جس کی وجہ سے کپڑے جسم سے چپک کر "کاسیاتٌ عارِیاتٌ "کا مصداق بن جاتے ہیں اور انسان کپڑوں میں بھی برہنہ ہو کر رہ جاتا ہے۔یہ بھی بے ستری کی ہی ایک صورت ہے جس سے اجتناب بہر حال ضروری ہے۔

تیسری شرط: نظروں کی مکمل حفاظت ہو:

کبھی انسان اپنی ذات کی حد تک ستر کا اہتمام کرلیتا ہے لیکن وہاں نہانے والے دوسرے افراد اِس بات کا لحاظ نہیں کرتے ، جس کی وجہ سے نظروں کی حفاظت ممکن نہیں رہتی ، ایسی صورت میں بھی وہاں جانا جائز نہیں ،اِس لئے کہ نظروں کی حفاظت فرض ہے اور اِس فرض پر عمل کرنے کے لئے ایسے اسباب کا ترک کرنا ضروری ہے جو اِس فرض پر عمل کرنے میں رُکاوٹ ثابت ہوتے ہوں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والے مرد و زن دونوں کو مستقل طور پر الگ الگ اِس بات کا حکم دیا ہے کہ اپنی نگاہوں کو جھکائیں اور شرمگاہ کی حفاظت کریں۔(سورۃ النّور:30،31)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: کوئی مرد دوسرے مرد کا اِسی طرح کوئی عورت دوسری عورت کا ستر نہ دیکھے۔لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ.(ابوداوٗد:4018)

جب مرد کو مرد کا اور عورت کو عورت کا ستر دیکھنے سے منع کیا گیا ہے تو ایک مرد کو عورت کا یا عورت کو مرد کا ستر دیکھنے کی بھلا کیسے اجازت ہو سکتی ہے !۔

چوتھی شرط: وہاں کوئی خلافِ شرع کام نہ ہو رہا ہو:

سوئمنگ پولز میں بسا اوقات گانے یا مسلسل میوزک کی دھنوں میں تیراکی کی جاتی ہے اور اِس کو تیراکی کرنے اور اُس کے سیکھنے میں معاون اور مددگار کہا جاتا ہے، یا پینے پلانے کا دور چلتا ہے، اگر ایسی صورتحال ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور خلافِ شرع کام کیا جارہا ہو تب بھی وہاں جانا جائز نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ﴾ اور جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیت میں عیب جوئی کررہے ہیں تو اُن لوگوں سے کنارہ کش ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ کسی اور کام میں لگ جائیں۔ (الانعام:68) مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اِس میں ایک اہم اصولی ہدایت دی گئی ہے کہ جس کام کا خود کرنا گناہ ہے اس کے کرنے والوں کی مجلس میں شریک رہنا بھی گناہ ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ (معارف القرآن :3/370)

امام جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اِس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو ایسی مجلس سے کنارہ کشی اختیار کرنا چاہیئے جس میں اللہ تعالیٰ یا اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا شریعتِ اسلام کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں اور اس کو بند کرنا یا کرانا یا کم از کم حق بات کا اظہار کرنا اس کے قبضہ و اختیار میں نہ ہو، ہاں ! اگر ایسی مجلس میں بہ نیت اصلاح شریک ہو اور اُن لوگوں کو حق بات کی تلقین کرے تو مضائقہ نہیں۔ (احکام القرآن للجصاص:4/166)(معارف القرآن 3/372)

جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالخَمْرِ. (ترمذی:2801)

پانچویں شرط: کفار و فساق کا وہاں مجمع نہ ہو:

ایک نیک اور صالح مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ایسی جگہ حاضر ہو جہاں اوباش اور لوفر لوگ جمع ہو کر تفریح اور رنگ رلیاں کر رہے ہوں، جس طرح اچھی صحبت کے اچھے اثرات انسان کی سیرت و کردار اور اُس کے اخلاق پر مرتّب ہوتے ہیں اسی طرح بُری صحبت کا بھی انسان کے قلب و باطن پر بُرا اثر یقیناً پڑتا ہے، جو انسان کے لئے رفتہ رفتہ تباہ کُن ثابت ہوجاتا ہے ، اِس لئے انسان کو اپنی بیٹھک نیک اور اچھے لوگوں کے ساتھ رکھنی چاہیئے ۔ نبی کریم ﷺ کا ارشادہے:اپنی مصاحبت صرف(کامل) ایمان والوں کے ساتھ رکھا کرو ۔لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا ۔(ترمذی:2395)(مرقاۃ المفاتیح:8/3141)

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایسے لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے جو اپنی نیت و ارادہ، اور قول و فعل کے اعتبار سے سچے ہوں صاف ستھری اور سچی زندگی کے حامل ہوں۔﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾۔(التوبۃ:119)

علّامہ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : اہلِ کبائر یعنی بڑے بڑے گناہ گاروں کی مجلسوں میں شریک ہونا جائز نہیں ہے ۔مُجَالَسَة أَهْلِ الْكَبَائِرِ لَا تَحِلُّ.(قرطبی:7/13)

عورتوں کے لئے حمام میں جانے کا حکم:

عورتوں کے لئے حمام یا سوئمنگ پولز میں نہانے کا حکم اور اُس کی شرائط بھی وہی ہیں جو ماقبل ذکر کی گئی ہیں، یعنی اختلاط اور بے پردگی، بے ستری اور بد نظری وغیرہ سے مکمل طور پر اجتناب ہو تو درست ہے۔ تاہم یہ ایک ناقابلِ تکذیب حقیقت ہے کہ آج کے دور میں اُن شرائط کا مکمل لحاظ کرنا صرف مشکل ہی نہیں بلکہ بہت حد تک ناممکن سا ہے، کیونکہ اختلاط سے بچنا، بے پردگی اور بے حجابی سے کلی طور پر احتراز کرنا، ستر کا مکمل اہتمام کرنا، اپنی اور دوسروں کی نگاہوں کو پاکیزہ رکھنا ممکن نہیں، اِس لئے عوامی اور مشترکہ پولز میں عورتوں کے لئے نہانا ہرگز جائز نہیں۔وَفِي زَمَانِنَا لَا شَكَّ فِي الْكَرَاهَةِ لِتَحَقُّقِ كَشْفِ الْعَوْرَةِ۔(الدر المختار:6/52)

احادیث طیّبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابتداءً حمام میں داخل ہونے کی مطلقاً ممانعت فرمادی تھی، اُس کے بعد مردوں کو ازار کے ساتھ (ستر کا اہتمام کرتے ہوئے) اجازت دی اور بغیر ازار کے ممنوع قرار دیا، لیکن عورتوں کی ممانعت کا معاملہ بدستور باقی رکھا، اِس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا حمام میں جانا مطلقاً منع ہے۔(عون المعبود:11/31)

بعض روایات میں عورتوں کے مریضہ ہونے یا نفاس والی ہونے کی صورت میں حمام میں داخل ہونے کی جو اجازت دی ہے اُس سے مراد یہ ہے کہ پانی نہ ہو یا سردی شدید ہو اور وہ پانی گرم کرنے پر قادر نہ ہوں تو ضرورت کے تحت حمام میں غسل کر سکتی ہیں۔(عون المعبود:11/31)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حمام سے متعلّق نبی کریم ﷺ کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو حمام میں داخل ہونے سے مطلقاً منع کیا جائے گا اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا معاملہ ستر کے حوالے سے بہت زیادہ مبالغہ پر مبنی ہے۔قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ:بِهَذِهِ الْأَخْبَارِ تُنْهَى النِّسَاءُ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ عَلَى الْإِطْلَاقِ، وَذَلِكَ لِمَا بُنِيَ عَلَيْهِ أَمْرُهُنَّ مِنَ الْمُبَالَغَةِ فِي السَّتْرِ.(شعب الایمان:7384)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مشہور شاگرد اور آزاد کردہ غلام ہیں، اُن سے کسی نے عورتوں کے حمام میں نہانے کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے یہ جواب دیا:ہم اسے حرام تو نہیں سمجھتے لیکن اپنی عورتوں کو اس سے منع بھی ضرور کرتے ہیں۔لَسْنَا نَرَاهُ حَرَامًا، وَلَكِنَّنَا نَنْهَى نِسَاءَنَا عَنْهُ.(السنن الکبریٰ للبیہقی:14809)

عورتوں کے لئے مخصوص حمام کا حکم:

وہ حمام اور سوئمنگ پولز جو صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہو، مردوں کا وہاں کسی بھی طرح کا کوئی بھی عمل دَخل نہ ہو، نیز اُس میں آنے جانے نہانے وغیرہ میں کسی قسم کی کوئی بھی بے پردگی نہ ہو، اور خود بھی ستر کا اہتمام کیا جائے دوسری عورتیں بھی ستر کا اہتمام کرتی ہوں تو کیا ایسے حمام میں عورتوں کا نہانا جائز ہے یا نہیں، اِس بارے میں فقہاء کرام کے تین قول ہیں:

(1)......... مطلقاً جائز نہیں، اگرچہ شرائط کا مکمل لحاظ بھی کیا جائے۔

(2)......... عمومِ بلویٰ کی وجہ سے جائز ہے، بشرطیکہ شرائط کا لحاظ کیا جائے۔

(3)......... عمومی حالت میں جائز نہیں، ضرورت کے تحت جائز ہے اور وہ ضرورت یہ ہے کہ پانی نہ ہو، یا سخت سردی میں پانی گرم کرنے کا کوئی انتظام نہ ہو۔(رد المحتار :3/604)(عالمگیری :5/363)(ردّ المحتار:6/52)(الموسوعة الفقهية الكويتية :18/157،158——7/86) (شعب الایمان:7384)

فائدہ :.........مذکورہ بالا تینوں اقوال میں پہلا قول راجح ہے، اِس لئے کہ آجکل شرائط کا بالکل بھی لحاظ نہیں رکھا جاتا، احادیث میں ذکر کردہ ضرورت بھی نہیں پائی جاتی، نیز عورتوں کا گھروں سے بلاضرورت نکلنا خود ایک جائز عمل نہیں ہے ، لقولہٖ تعالیٰ:﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾۔اور سوئمنگ عورتوں کے لئے کوئی ضرورت کی چیز نہیں ہے۔علاوہ ازیں عورتوں کا اِس طرح جمع ہونا بہت سے فتنوں کے پیدا ہونے کا باعث ہے، لہٰذا اقرب الی الصواب اور احوط یہی ہے کہ عورتوں کے لئے مخصوص سوئمنگ پولز میں بھی نہانے سے مکمل گریز کیا جائے۔

حمام سے متعلّق احادیث مبارکہ

حمام کی مذمّت پر احادیث مبارکہ :

نبی کریم ﷺ کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ حمام اچھی جگہ نہیں، ذیل میں چند ارشادات ملاحظہ ہوں:

1. اُس گھر سے بچو جسے حمام کہا جاتا ہے، لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! وہ تو جسم کا میل کچیل دور کردیتا ہے اور مریض کو نفع پہنچاتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اُس میں داخل ہو اُسے چاہیئے کہ ازار کے ساتھ (ستر کے اہتمام کے ساتھ) داخل ہو۔اتَّقُوا بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ يَذْهَبُ بِالدَّرَنِ، وَيَنْفَعُ الْمَرِيضَ قَالَ:فَمَنْ دَخَلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ.(طبرانی کبیر :10932)

2. بُہت ہی بُرا گھر حمام ہے اُس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں، ستر کھولے جاتے ہیں۔ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! اُس میں مریض کا (گرم پانی وغیرہ سے) علاج کیا جاتا ہے اور میل کچیل دور ہو جاتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس میں جو بھی داخل ہو اُسے ازار (شلوار) کے ساتھ داخل ہونا چاہیئے۔شَرُّ الْبَيْتِ الْحَمَّامُ يَعْلُو فِيهِ الْأَصْوَاتُ، وَيُكْشَفُ فِيهِ الْعَوْرَاتُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ يُدَاوَى فِيهِ الْمَرِيضُ، وَيَذْهَبُ فِيهِ الْوَسَخُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَمَنْ دَخَلَهُ فَلَا يَدْخُلْهُ إِلَّا مُسْتَتِرًا.(طبرانی کبیر :10926)

3. اُس گھر سے بچو جسے حمام کہا جاتا ہے، لوگوں نے کہا یارسول اللہ ! وہاں تو نفع حاصل کیا جاتا ہے اور میل کچیل دور کیا جاتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر پردہ کا اہتمام کیا کرو۔احْذَرُوا بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يُنْتَفَعُ بِهِ وَيُنَقِّي الْوَسَخَ ، قَالَ: فَاسْتَتِرُوا.(السنن الکبریٰ للبیہقی:14806)

4. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میں تمہیں اُس گھر سے منع کرتا ہوں جسے حمام کہا جاتا ہے۔ أَنْهَاكُمْ عَنْ بَيْتٍ يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ.(شعب الایمان:7376)

5. حمام بہت ہی بُرا گھر ہے، کسی کہنے والے نے سوال کیا وہاں تو مریض کا علاج ہوتا ہے اور میل کچیل دور ہوتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کرنا ہی چاہتے ہو تو ہر صورت میں ستر کا اہتمام کیا کرو۔بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ، قَالَ قَائِلٌ - أَوْ قَائِلُونَ -: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ يُدَاوَى فِيهِ الْمَرِيضُ، وَيَذْهَبُ فِيهِ الْوَسَخُ، قَالَ:فَإِنْ فَعَلْتُمْ، فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مَسْتُورُونَ.(شعب الایمان:7378)

6. حمام بہت ہی بُرا گھر ہے، ایسا گھر ہے جس میں ستر کا اہتمام نہیں ہوتا اور اُس کا پانی ایسا ہوتا ہے جو پاک نہیں کرتا (کیونکہ سب لوگوں کے اکٹھے نہانے کی وجہ سے پانی پاک نہیں رہتا)۔بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ، بَيْتٌ لَا يَسْتُرُ، وَمَاءٌ لَا يُطَهِّرُ.(شعب الایمان: 7382)

7. تُف ہے حمام پر، وہ ایسا حجاب ہے جو ساتر نہیں ہوتا (یعنی جتنا بھی ستر کا اہتمام کیا جائے کچھ نہ کچھ بے اعتدالی ہو ہی جاتی ہے) اور ایسا پانی ہے جو پاک نہیں کرتا، مشرکین کی بنائی ہوئی عمارت ہے اور کافروں اور شیطانوں کی چراگاہ

ہے۔أُفٍّ لِلْحَمَّامِ، حِجَابٌ لَا يَسْتُرُ، وَمَاءٌ لَا يُطَهِّرُ، بُنْيَانٌ - أَوْ - سَابٌّ لِلْمُشْرِكِينَ، وَمَرْجُ الْكُفَّارِ، ومَرْجُ الشَّيْطَانِ.(شعب الایمان:7383)

8. نبی کریم ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا،اور وہ یہ ہیں: (1)بیت الخلا۔(2)مذبح خانہ۔(3)قبر پر۔(4)راستے میں۔(5)حمام میں۔(6)اونٹ باندھنے کی جگہ میں۔(7)بیت اللہ کی چھت پر۔نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: فِي المَزْبَلَةِ، وَالمَجْزَرَةِ، وَالمَقْبَرَةِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَفِي الحَمَّامِ، وَفِي مَعَاطِنِ الإِبِلِ، وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ.(ترمذی:346)

9. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ساری زمین مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے ۔الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا المَقْبَرَةَ وَالحَمَّامَ.(ترمذی:317)

عورتوں کے حمام میں جانے کی ممانعت سے متعلّق احادیث:

عورتوں کا معاملہ مردوں کے مقابلے میں ستر وغیرہ کے اعتبار سے چونکہ کافی مختلف اور مبالغہ پر مبنی ہوتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے عورتوں کے لئے مستقل طور پر حمام سے متعلّق تاکید انہی فرمائی ہے، ذیل میں اِسکی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

1. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ حمام میری امّت کے لوگوں پر حرام ہے۔ الْحَمَّامُ حَرَامٌ عَلَى نِسَاءِ أُمَّتِي.(مستدرک،حاکم:7784)

2. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ برہنہ ہو کر حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ بھیجے اور نیز جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الحَمَّامَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالخَمْرِ.(ترمذی:2801)

3. ایک روایت میں ہے: تمہاری عورتوں میں سے جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اُسے چاہیئے کہ ہرگز حمام میں داخل نہ ہو۔وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مِنْ نِسَائِكُمْ فَلَا تَدْخُلَنَّ الْحَمَّامَ.(السنن الکبریٰ للبیہقی:14807)وَمَنْ كَانَتْ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ.(شعب الایمان:7380)

4. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا لیکن بعد میں مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی(اور عورتوں کو رخصت نہیں دی)۔عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي المَيَازِرِ.(ترمذی:2802)نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوا وَعَلَيْهِمُ الْأُزُرُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لِلنِّسَاءِ.(السنن الکبریٰ للبیہقی:14802)

5. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جو عورت اپنے کپڑے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں اور اتارتی ہے وہ اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس (عورت کے) اور اس کے رب کے درمیان ہے۔مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا.(ترمذی:2803) أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَزَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا خَرَقَ اللهُ عَنْهَا سِتْرًا.(شعب الایمان:7384)

6. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: عنقریب تمہیں عجم کی سرزمین پر فتح وقبضہ حاصل ہوگا اور تم اس میں ایسی جگہیں دیکھوگے جن کو حمامات کہا جاتا ہے، وہاں پر مردوں کو بغیر ازار (شلوار) کے ہرگز داخل نہیں ہونا چاہیئے، اور عورتوں کو وہاں جانے سے منع کرو، ہاں جو عورت بیمار یا نفاس والی ہو وہ داخل ہوسکتی ہے۔إِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ، فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأُزُرِ، وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ.(ابوداوٗد:4011)

7. تم لوگ کائنات کو فتح کروگے، اُس میں ایسے گھر ملیں گے جنہیں حمام کہا جائے گا، وہ حمام میری امت پر حرام ہیں، لوگوں نے کہا یارسول اللہ! وہ تو بیماری کو دور کرتا ہے اور میل کچیل کو ختم کرتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری امّت کے مردوں کے لئے ازار کے ساتھ حلال ہیں اور میری امّت کی عورتوں پر حرام ہیں۔إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ آفَاقًا فِيهَا بُيُوتٌ يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ، حَرَامٌ عَلَى أُمَّتِي دُخُولُهَا» ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ،

إِنَّهَا تُذْهِبُ الْوَصَبَ، وَتُنَقِّي الدَّرَنَ، قَالَ:فَإِنَّهَا حَلَالٌ لِذُكُورِ أُمَّتِي فِي الْأُزُرِ، حَرَامٌ عَلَى إِنَاثِ أُمَّتِي.(طبرانی کبیر:20/284)

حمام کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی پیشینگوئی:

حماموں کا بکثرت ہونا اور اُس میں برہنگی کو اختیار کرنا، نبی کریم ﷺ کی پیشینگوئیوں میں سے ہے، آپ ﷺ نے پہلے ہی اِس کی پیشینگوئی فرمادی تھی۔اور وہ پیشینگوئی آج پوری طرح صادق آچکی ہے، سوئمنگ پولز اور ساحلِ سمندر میں مشترکہ نہاتے ہوئے کس قدر بے حیائی اور فحاشی کا معاملہ کیا جاتا ہے، حوّا کی بیٹی جس کے کبھی بال اور کپڑوں تک بھی کوئی دیکھ نہیں پاتا تھا، آج اُس کے جسم کا ایک ایک حصہ ہر شخص کی نگاہوں کا مرکز بنا ہوا ہوتا ہے، العیاذ باللہ!!

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے آخری زمانے میں میری امّت کے مردوں پر ازار کے ساتھ حمام میں داخل ہوجانا حرام ہوجائے گا(یعنی ایسا وقت آجائے گا کہ لوگ بغیر ستر کے حمام میں داخل ہوں گے)لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایسا کیسے ہوجائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اِس لئے کہ وہ لوگ ایسی قوم کے پاس داخل ہوں گے جو برہنہ ہوگی اور اِسی طرح اُن کے پاس بھی برہنہ لوگ داخل ہونے لگیں گے، اچھی طرح سے سُن لو! اللہ تعالیٰ نے دیکھنے والے پر اور اُس پر جس کی جانب دیکھا جائے، دونوں پر لعنت کی ہے۔إذا كان آخر الزمان حرم فيه دخول الحمام على ذكور أمتي بميازرها، قالوا:يا رسول الله لم ذاك؟ قال:لأنهم يدخلون على قوم عراة ويدخل عليهم أقوام عراة، ألا وقد لعن الله الناظر والمنظور إليه.(کنز العمال:26634)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے حمام کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:عنقریب میرے بعد بہت سے حمام ہوں گے، اور عورتوں کے لئے حمام میں کوئی بھی بھلائی نہیں۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سوال کیا اگر عورت ازار کے ساتھ داخل ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:نہیں ،اگرچہ ازار، قمیص اور بڑی چادر کے ساتھ ہی کیوں نہ داخل ہو، کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنی چادر نہیں اُتارتی مگر یہ وہ اپنے اور اپنے ربّ کے درمیان پردہ کو چاک کردیتی ہے۔عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمَّامِ، فَقَالَ:إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي حَمَّامَاتٌ، وَلَا خَيْرَ فِي الْحَمَّامَاتِ لِلنِّسَاءِ. فَقَالَتْ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهَا تَدْخُلُهُ بِإِزَارٍ؟ فَقَالَ:لَا، وَإِنْ دَخَلَتْهُ بِإِزَارٍ وَدِرْعٍ وَخِمَارٍ، وَمَا مِنَ امْرَأَةٍ تَنْزِعُ خِمَارَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا كَشَفَتِ السِّتْرَ فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا.(طبرانی اوسط:3286)

حمام سے متعلّق چند فقہی احکام

حمام بنانے کا حکم:

- **امام احمد رحمۃ اللہ علیہ:** حمام بنانا مطلقاً مکروہ ہے اور عورتوں کے لئے بنانے میں کراہت اور بھی زیادہ شدید ہے، یہی وجہ ہے عورتوں کے لئے حمام بنانے والا عادل نہیں رہتا۔
- **ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم:** جائز ہے۔(جبکہ شرائط کا لحاظ کیا جائے)(الموسوعة الفقهية الكويتية :8/212)

حمام میں نماز پڑھنے کا حکم:

- **امام احمد رحمۃ اللہ علیہ:** حمّام میں مطلقاً نماز جائز نہیں، نماز نہیں ہوگی۔اِس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمام میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا المَقْبَرَةَ وَالحَمَّامَ.(ترمذی:317)
- **ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم:** اگر جگہ پاک ہو، نجس نہ ہو تو نماز جائز ہے، البتہ ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ۔(مسلم:521)أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ۔(بخاری:3366)(تحفۃ الاحوذی:2/2)

حمام میں چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں:

اگر کوئی شخص حمام میں کوئی چیز مثلاً کسی کا سامان، نقدی، کپڑے وغیرہ کوئی بھی چیز چوری کرلے تو چور کے ہاتھ کاٹے جائیں گے یا نہیں، اِس میں اختلاف ہے:

- احناف رحمۃ اللہ علیہم: رات اور دن کا فرق ہے، رات کو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اِس لئے کہ وہ حفاظت ہی کی ایک جگہ ہے۔ جبکہ دن کو چوری کرنے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے، اِس لئے کہ دن کو وہاں ہر شخص کو داخل ہونے کی اجازت ہوتی ہے جس سے وہ جگہ محفوظ نہیں رہتی، اور ایسی جگہ سے چوری کرنے والے کے ہاتھ بھی نہیں کاٹے جاتے۔
- حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم: محافظ کے ہونے نہ ہونے کا فرق ہے، اگر کوئی اُس سامان کا مُحافظ ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا، مُحافظ نہ ہو تو نہیں کاٹیں گے۔
- مالکیہ وشوافع رحمۃ اللہ علیہم: اگر کوئی چوری کی غرض ہی سے آیا ہو اور چوری کرے تو نصاب کے بقدر مال چاری کرنے سے ہاتھ کاٹے جائیں گے، ورنہ نہیں۔(الموسوعة الفقهية الكويتية :18/161)

حمام میں تلاوت کرنا:

- احناف رحمۃ اللہ علیہم: اونچی آواز سے مکروہ ہے اور ہلکی آواز میں مکروہ نہیں
- حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم: مطلقاً مکروہ ہے، اِس لئے کہ وہ ستر کھلنے اور نجاست کی جگہ ہے۔
- مالکیہ وشوافع رحمۃ اللہ علیہم: مطلقاً جائز ہے۔(الموسوعة الفقهية الكويتية :18/161)